جلد ۲۳ | مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۶۱

„ہندوستان صرف ہندوؤں کیلئے ہے"

مندرجہ عنوان کے الفاظ وُہ ہیں جن کا ہندو مہاسبھا منعقدہ پونا میں بار بار اعادہ کیا گیا۔ اور جو بطور قومی نعرہ استعمال کئے گئے۔ ان کا مطلب بالکل صاف اور واضح ہے۔ اور جگت گورو شری شنکر اچاریہ ڈاکٹر کرت کوٹی نے تو ان کی جامع و مانع تشریح بھی کر دی ہے۔ چنانچہ انہوں نے بھرے اجلاس کو جس میں ہندوؤں کے تمام چوٹی کے لیڈر پنڈت مالویہ سے لے کر دیو نرائن پانڈے تک شامل تھے۔ مخاطب کر کے کہا:۔

„ہندوستان ہندوؤں کے لئے ہے ہندوؤں کے علاوہ جو قومیں ہندوستان میں آباد ہیں۔ انہیں جلد یا بدیر اس ملک کو اپنے وجود سے خالی کر دینا پڑے گا"!

اس میں اگرچہ اس قدر ابہام ہے۔ کہ کسی خاص قوم کا نام نہیں لیا گیا۔ بلکہ تمام غیر ہندو اقوام کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وُہ جلد یا بدیر اس ملک کو اپنے وجود سے خالی کر دیں۔ لیکن دوسرے مواقع پر یہ بات واضح کر دی گئی ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کے اس الٹی میٹم کی مخاطب کوئی اور قوم ہو۔ یا نہ ہو۔ مسلمان یقینی طور پر ہیں۔ چنانچہ ہندو مہاسبھا کی جو روئداد بعض سرکردہ ہندو لیڈروں نے اپنے دستخطوں سے اخبارات کو بھجوائی۔ اور جو ہندو اخبارات نے شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ہندو مہاسبھا کے اجلاس میں „ہندو مسلم مسئلہ کے حل کا ذریعہ گفت و شنید کو نہیں۔ بلکہ دباؤ اور جبر کو قرار دیا گیا ہے"!

(پرتاپ ۴ جنوری)

گویا ہندو مہاسبھا اب یہ عزم اور ارادہ لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند کے گلے میں یا تو جبر اور دباؤ سے اپنی غلامی کا پھندا ڈال دے۔ یا پھر انہیں اس قدر مجبور کر دے کہ ہندوستان کی سرزمین کو اپنے وجود سے خالی کر دیں۔ اگرچہ ہندو مہاسبھا پہلے بھی مسلمانوں کے لئے بہت خوفناک چیز ثابت ہو رہی تھی۔ لیکن اب تو وُہ بالکل کُھل کھیلی ہے۔ اور اس نے ایسا اعلان کر دیا ہے کہ وُہ مسلمانوں پر تو جو اثر کرے گا۔ کرے گا۔ شریف اور انصاف پسند ہندوؤں کو بھی اس نے حیران و ششدر کر دیا ہے۔ اور انہوں نے ہندو مہاسبھا کے اس رویہ سے اختلاف کرتے ہوئے ایک نئی سبھا کی داغ بیل ڈال دی ہے یہ نئی سبھا پنپنے پائے۔ یا نہ۔ مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہو گیا۔ کہ ہندو مہاسبھا نے دوسری اقوام ہند اور خاص کر مسلمانوں کے متعلق جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وُہ خود ہندوؤں کے نزدیک بھی نہایت ہی ظالمانہ اور غیر منصفانہ ہے:۔

ہندو اخبارات نے اس موقعہ پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وُہ خلافِ امید تو نہیں۔ لیکن حیرت انگیز ضرور ہیں۔ حیرت انگیز اس لئے کہ اس قسم کی باتیں اب علی الاعلان کُھلم کُھلا اور علی الاعلان کہی جا رہی ہیں اخبار „پرتاپ" کے نزدیک اس میں کوئی شک نہیں کہ „ہندوستان ہندوؤں کا ہے" لیکن باوجود اس کے وُہ یہ ضروری نہیں سمجھتا۔ کہ غیر ہندو اقوام کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔ بلکہ وُہ یہ کہتا ہے۔ کہ „ہندوستان میں بسنے والے غیر ہندو بھی زیادہ تر ہندو ہی ہیں"۔ گویا وُہ یہ چاہتا ہے۔ کہ غیر ہندوؤں کو ہندوستان سے نکل جانے کی بھی اجازت نہ دی جائے۔ بلکہ ان پر ایسا قابو پا لیا جائے۔ کہ خواہ وُہ کچھ کہلائیں لیکن اصل میں ہندو ہی سمجھے جائیں:۔

یہ عزم اور ارادہ اس قوم کی سب سے بڑی اور ذمہ وار سبھا کا ہے۔ جو ہندوستان میں اکثریت رکھتی ہے۔ اور جو اقلیتوں سے یہ کہتی چلی آ رہی ہے۔ کہ وُہ اپنے حقوق کا تصفیہ اس کے حوالے کر دیں۔ اور بلا شرط موجودہ حکومت کو الٹنے کے لئے اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں۔ جب ہندوستان کی حکومت اس کے قبضہ میں آ جائے گی۔ اس وقت سب کو حقوق دے دیئے جائیں گے۔ ہندو قوم کے اس وعدہ پر اقلیتوں نے بحیثیت مجموعی کبھی اعتماد نہیں کیا۔ اور سابقہ حالات کی وجہ سے نہیں کیا۔ لیکن اب تو معاملہ بالکل صاف ہو گیا ہے۔ ہندو مہاسبھا نے اپنا اصل مقصد و مدعا کھول کر سامنے رکھ دیا ہے۔ کہ ہندوستان صرف ہندوؤں کا ہے۔ دوسری اقوام کو۔ اور خاص کر مسلمانوں کو یا تو بلا چون و چرا ہندوؤں کی غلامی کا جوا اپنی گردنوں میں ڈال لینا چاہیئے۔ یا پھر ہندوستان کو اپنے وجود سے خالی کر دینا چاہیئے:۔

اب قابلِ غور سوال صرف یہ ہے۔ کہ کیا مسلمانانِ ہند ان دونوں باتوں میں سے کوئی ایک قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیا وہ اس زمین میں جہاں ان کے آباؤ اجداد نے صدیوں حکومت کی۔ اور نہایت شاندار حکومت کی۔ ہندوؤں کی غلامی قبول کر کے اچھوت اقوام سے بھی بدتر حالت میں رہنے کے لئے تیار ہیں۔ یا اس ہندوستان سے نکل جانے پر آمادہ ہیں۔ جو ان کے باپ دادوں کی آخری آرامگاہ ہے۔ اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی بھی انہیں منظور نہیں۔ تو بتائیں۔ اس وقت جبکہ پانی سر سے گزر چکا ہے۔ اور من چلے ہندوؤں نے بکھلم کھلا یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ جبر اور دباؤ کے ساتھ مسلمانوں سے دونوں میں سے ایک بات ضرور منوائیں گے۔ مسلمانوں نے اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لئے کیا راہ اختیار کی ہے۔ کیا وہ آپس میں متحد ہو کر مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور کیا وُہ ایک دوسرے کی تخریب سے دستکش ہو گئے ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر ہندو مہاسبھا کی ملیغار کے سامنے ان کا صرف یہ کہہ دینا کہ ہم سرِ تسلیم خم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر وہ اپنا بچاؤ چاہتے ہیں۔ اگر وہ عزت و آبرو کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ ہندوستان کی سرزمین سے ذلیل و رسوا ہو کر نکلنا نہیں چاہتے۔ تو ہوش میں آئیں۔ اور زندہ رہنے کے طریق اختیار کریں ؛

مبلّغ فلسطین کا ایک ضروری اعلان

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے میں چند ہفتوں تک ہندوستان روانہ ہونے والا ہوں بہت سے احباب میرے عرصہ قیام میں مختلف کتابوں کے متعلق فرمائشیں کرتے رہے ہیں۔ جو بقدر امکان پوری کی گئیں۔ اب میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جن دوستوں کو بلاد عربیہ سے کتب وغیرہ مطلوب ہوں۔ وہ اس اعلان کے دیکھتے ہی اطلاع فرمائیں۔ اور بہتر ہو گا۔ کہ بذریعہ ہوائی ڈاک اطلاع فرمائیں۔ تاکہ میں حسب فرمائش وہ کتابیں ہمراہ لیتا آؤں۔ حالات کے ماتحت میں صرف اسی فرمائش کی تعمیل کر سکوں گا۔ جس کے ہمراہ کتابوں کی قیمت تخمیناً بذریعہ پوسٹل آرڈر مجھے پہونچ جائے گی۔ ہر قسم کی خط وکتابت کے لئے مندرجہ ذیل پتہ ہے:

Abulatta Aljalundhuri Albushra
Office Mount Carmel
Haifa. Palastine.

ایک خاتون کی قابلِ تعریف جرأت

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کا موجودہ شرمناک رویہ وہی لوگ پسند کر سکتے ہیں۔ جو انہی کی قماش کے ہوں۔ ورنہ مسلمانوں کا عام سمجھدار طبقہ اسے نہائت نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔ اس کا تازہ ثبوت فیروزپور شہر کے اس زنانہ جلسہ سے مل سکتا ہے۔ جو ۲۷ر رمضان المبارک کو زیر صدارت جنابہ بیگم صاحبہ سکندر علی خان صاحب سرکاری وکیل مسجد گنبداں والی میں منعقد ہؤا۔ کہا جاتا ہے کہ اس جلسہ میں ایک احراری لڑکی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہائت گندی نظم پڑھی۔ اس پر محترمہ صدر صاحبہ نے نہائت سختی سے یہ کہہ کر روک دیا۔ کہ کسی پیشوائے دین کے خلاف اس قسم کی فحش کلامی کرنا تعلیم اسلام اور شرافت انسانی کے بالکل خلاف ہے۔ آپ کا صرف اتنا کہنا تھا۔ کہ بعض عورتوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ تم درپردہ احمدی ہو۔ مگر آپ نے ان کے شور وشر کی کچھ پروا نہ کی۔

بعض احراری مردوں نے بھی جو دوسری طرف بیٹھے سوال کرنے شروع کر دیئے۔ ان کے جواب میں محترمہ نے کہا میں احمدی نہیں ہوں۔ اور نہ میرا ان کے عقائد سے کچھ تعلق ہے۔ مگر یہ انسانی اخلاق اور شرافت کے خلاف ہے۔ کہ ہم بلاوجہ کسی کے پیشوا کے خلاف اس قسم کے انسانیت سوز حملے کریں اگر تم خود کسی کے بزرگ کا احترام نہیں کرو گے۔ تو کل تمہارے بزرگوں کی بھی کوئی عزت نہیں کرے گا۔ تمہارا کوئی حق نہیں۔ کہ تم ایک ایسے شخص کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ گو ہے۔ خواہ مخواہ کافر کہو۔ آپ نے مردوں سے کہا۔ ایک عورت کے ساتھ مباحثہ شروع کرنے کو میں تمہاری بزدلی اور بد اخلاقی سمجھتی ہوں۔

سنا گیا ہے بعد میں کئی لوگوں کو آپ سے معافی مانگنی پڑی:

(نامہ نگار الفضل فیروزپور شہر)

چندہ تحریکِ جدید سالِ دوم اور احبابِ کرام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی چندہ تحریکِ جدید سالِ دوم کے بارے میں ہر ایک امیر جماعت۔ پریذیڈنٹ اور سکرٹری مال صاحبان کا یہ فرض قرار دیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی جماعت کے تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو جمع کر کے اعلان سنا دیں۔ اور اس پر جو احباب خوشی سے لبیک کہیں۔ ان کے نام فارم چندہ تحریک جدید ۳۶-۱۹۳۵ء میں درج کر کے فارم حضور کی خدمت میں ارسال فرمائیں۔ اگرچہ اکثر جماعتوں کے مخلص اور جوشیلے احباب نے کارکنان کی تحریک کا انتظار نہ کرتے ہوئے فوری لبیک کہا ہے۔ تاہم شہری اور زمیندار جماعتوں کا ایک معتد بہ حصہ ایسا ہے۔ کہ ان کی طرف سے فارم جماعتی رنگ میں حضور کی خدمت میں پیش نہیں ہؤا۔ پس کارکنان کو خاص توجہ سے فارم مکمل کر کے جماعتی رنگ میں حضور کے پیش کرنا چاہیئے۔ اب بھی اگر باوجود وقت بہت تنگ ہو جانے کے کارکن توجہ نہ فرمائیں۔ تو جماعت کے دوسرے احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی جماعت کے وعدوں کی تکمیل کر کے ارسال فرمائیں۔ اور اس طرح وہ احباب کو تحریک کر کے انکے ثواب میں برابر کے شریک ہوں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

خریدارانِ اخبار کو ضروری اطلاع

جن خریداروں کا چندہ ۱۶ر دسمبر ۱۹۳۵ء سے ۱۵ر جنوری ۱۹۳۶ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اور ان کی فہرست اخبار میں شائع ہو چکی ہے۔ مگر انہوں نے ابھی تک قیمت نہیں بھیجی۔ ان کے نام ۱۲ر جنوری ۱۹۳۶ء کا اخبار وی۔ پی ہو گا۔ احباب وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ وی۔ پی وصول نہ کرنے کی صورت میں اخبار بند کر دیا جائے گا۔ (مینیجر)

تحریک قرضہ چالیس ہزار روپیہ

وہ احباب کرام جنہوں نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تحریک قرضہ چالیس ہزار میں شریک ہونے کا وعدہ فرمایا۔ اُن کی نیز دوسرے اصحاب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس تحریک میں حصہ لینے کی آخری تاریخ ۲۰ر جنوری ہے۔ اس سے قبل احباب کو رقوم بھیج کر ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کا یہ روپیہ اسی طرح باقاعدہ واپس کیا جائے گا۔ جس طرح تحریک قرضہ ساٹھ ہزار کا واپس کیا جا رہا ہے۔ امید ہے۔ کہ احباب جلد توجہ فرمائیں گے:

خاکسار۔ فرزند علی ناظر امور عامہ قادیان

"الفضل" کے ایجنٹوں کے لئے ضروری اطلاع

جن بقایا دار ایجنٹوں کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ ان کی طرف سے اگر ۱۱ر جنوری تک رقم وصول نہ ہوئی۔ تو ۱۲ر جنوری کا پرچہ ان کے نام نصف رقم کے لئے وی۔ پی ہو گا۔ جو اگر وصول نہ کیا گیا۔ تو ایجنسی بند کر دی جائیگی۔ اور اس وجہ سے جو تکلیف وہاں کے احباب کو ہو گی۔ اس کے ذمہ وار وہاں کے ایجنٹ صاحب ہوں گے۔ جن سے رقم کی وصولی کے لئے مناسب تدابیر اختیار کی جائیں گی: مینیجر

احمدیت ایک زندہ طاقت ہے جو کامیاب ہو کر رہے گی

انگریز نومسلم مبارک احمد صاحب فیولنگ کے قلم سے

(ترجمہ از سن رائز لاہور)

احمدیت کی چار اہم خصوصیات مخالفین کے تمام اعتراضات اور بیانات کی جو ان کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسے فرقہ کے بانی خیال کرتے ہوئے جو مستر صنین کی نظر میں اسلامی فرقہ نہیں پیش کئے جاسکتے ہیں۔ پوری پوری تو لبیط کر دیتی ہیں۔ یہ چار خصوصیتیں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی نوعیت کو ظاہر کرتی ہیں۔ بلکہ احمدیت کی زندہ طاقت کا بھی پورا پورا ثبوت پیش کرتی ہیں کیونکہ یہ بات کسی صورت میں بھی فراموش نہیں کی جا سکتی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت دنیائے اسلام پراگندہ اور تباہ حال ہو چکی تھی۔ اسلامی تمدن نذر تغافل کر دیا گیا تھا۔ اور مسلمان دہریت اور مادہ پرستی کی رو میں بہہ رہے تھے۔ لیکن کیا اب کوئی ماہر علوم یا تاریخ کا مطالعہ کرنے والا۔ یا تغیرات زمانہ کا بے لاگ مشاہدہ کرنے والا انسان ایسا ہے۔ جو اس بات سے انکار کر سکے۔ کہ اسلام کو تنزل اور انحطاط سے بچانے والی جماعت مسلمانوں میں سے صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ تمام دُنیائے اسلام میں اسلام کی عظمت کا علم مادی طاقتوں کے سامنے سرنگوں ہو رہا تھا۔ ہر اسلامی ملک میں عوام الناس جاہل اور تنگ نظر ملاؤں کی پاجبیانہ۔ اور حق و حقیقت سے دُور تصویروں سے تنگ آرہے تھے۔

ان حالات میں مسلمانوں میں سے وُہ واحد جماعت جس نے اسلام کو از سر نو زندہ کرنے اور مسلمانوں کی مذہبی زندگی کو غلط۔ اور بے معنی عقائد کی آلودگیوں سے پاک کرنے کے لئے اپنی تنظیم کی۔ جماعت احمدیہ ہی ہے۔

وُہ چار چیزیں جو اس کے ذریعہ سے منصۂ شہود پر آئیں حسب ذیل ہیں:۔

اوّل یہ کہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں میں سے ایک مامور مبعوث کیا۔ جو احادیث کی رُو سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بروز کامل تھا۔ اور وُہ مسیح موعود تھا۔ جس کی بعثت کے متعلق بنی نوع انسان کی مقدس کتابوں میں پیش گوئیاں موجود ہیں۔ وُہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی نئی شریعت کے حامل نہیں تھے۔ بلکہ آپ کے ہر قول و فعل کی بنیاد قرآن کریم اور رسول عربی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر تھی۔ اس مامور کی متابعت کا شرف وُہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں۔ جن کے دلوں میں حقیقی اسلامی زندگی بسر کرنے کی مخلصانہ آرزو ہو۔ جن کا واحد نصب العین خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا ہو۔ اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بنی نوع انسان میں سے سب سے برتر انسان یقین کرتے۔ اور آپ کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان لاتے ہوں۔

دوسری بات جو احمدیت کا طغرائے امتیاز ہے۔ یہ ہے۔ کہ اب جبکہ خدا تعالےٰ نے ایک نبی مبعوث کیا۔ اور اس کے ذریعہ دوبارہ شمع اسلام کو روشن کیا گیا۔ ضروری ہے۔ کہ وُہ روشنی خلفاء کے ذریعہ آنے والے زمانوں تک پہونچائی جائے۔ اسلام میں خلافت بہت ضروری چیز ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اپنی تنظیم میں اور اسلام کی اشاعت کرنے میں اس وجہ سے کامیاب ہو رہی ہے۔ کہ اُسے ایک ایسا خلیفہ عطا کیا گیا ہے۔ جس کے تمام ارادوں اور کوششوں کے اندر خدا تعالےٰ کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ تمام دُنیا جانتی ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زندگی کا واحد مقصد خدمتِ دین۔ خدا تعالےٰ کے پیغام کو دُنیا کے لوگوں تک پہونچانا۔ اور بنی نوع انسان کی بہتری۔ اور بہبودی کے لئے کوشش کرنا ہے۔

احمدیت کی **تیسری** خصوصیت دُنیا کو قرآن کریم۔ اور احادیث کے صحیح مطالب سے روشناس کرانا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم ہر زمانہ کے لئے۔ اور دُنیا کے تمام لوگوں کے لئے ایک کامل۔ ناقابل تغیر اور مؤثر ہدایت نامہ ہے جس کے ایک ایک لفظ کے اندر مطالب و معارف کے سمندر پنہاں ہیں۔

چوتھی بات جس پر جماعت احمدیہ زور دیتی ہے۔ وُہ قرآن کریم کے احکام کی کامل متابعت اور ان کا پُورا پُورا اجراء ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر مسلمان رسول عربی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت اور احکام پر عمل کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت وضاحت سے بیان فرما دیا ہے۔ کہ نمازوں۔ روزوں اور دوسرے اسلامی فرائض کی ادائیگی میں جن کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے۔ اور جن کے کرنے کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تلقین فرمائی ہے غفلت کرنے کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اسلام کو تنزل ہوتا۔ اور بنی نوع انسان کی رُوحانی۔ اور اخلاقی حالت ابتر ہو جاتی ہے۔

الغرض احمدیت کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ ہر شخص اپنی اخلاقی۔ اور روحانی زندگی کی عمارت اسلام کی بنیادوں پر استوار کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے پیرؤوں کی کوششوں سے اگر لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیغام کو قبول کر لیں۔ تو اس میں سراسر ان لوگوں کا اپنا فائدہ ہے۔

چونکہ احمدیت کے پاس خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی کے سب ذرائع موجود ہیں۔ اُسے آخری ایام کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس ہاتھوں نے قائم کیا ہے۔ اسے ایک ایسے امام کی راہ نمائی حاصل ہے۔ جس کی خود خدا تعالےٰ تائید و نصرت کر رہا ہے۔ یہ صحیح اسلامی رُوح کی حامل ہے۔ اور چونکہ اس کے ذریعہ پاک اور روحانی باتوں کا احیاء ہو رہا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ ضرور کامیاب و کامران ہو گی۔ اور دُنیا کی کوئی روک اس کے رستہ میں حائل نہ ہو سکے گی۔

آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی کلکتہ میں تشریف آوری کا ذکر

”دی سٹار آف انڈیا“ میں

کلکتہ کے مشہور روزنامہ ”دی سٹار آف انڈیا“ نے ۳۰ دسمبر ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے کلکتہ پہنچنے سے ایک روز قبل آپ کی شاندار ملکی اور قومی خدمات کے اعتراف میں جو مختصر سا مقالہ شائع کیا ہے۔ اس کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ممبر فار کامرس اینڈ ریلویز گورنمنٹ آف انڈیا۔ نہایت قلیل عرصہ کے لئے پہلی دفعہ اپنے سرکاری دورہ پر ہمارے شہر میں تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کل یعنی منگلوار کی صبح کو ۶ بجکر ۱۸ منٹ (سٹینڈرڈ ٹائم) پر پنجاب میل سے ہوڑہ پہنچ جائیں گے۔ ہم تمام لوگوں سے پُر زور اپیل کرتے ہیں۔ کہ وُہ اس عظیم المرتبت شخصیت کے شاندار استقبال کے لئے ہوڑہ ریلوے سٹیشن پر جمع ہو جائیں۔ آپ کی عظمت نہ صرف اس وجہ سے ہے۔ کہ آپ گورنمنٹ آف انڈیا کی کیبنٹ کے ایک بلند پایہ رکن ہیں۔ بلکہ اسکی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ آپنے ہز ہائی نس آغا خان اور مسٹر عبدالحلیم غزنوی کے ساتھ تعاون کر کے ہندوستان کے لئے جدید آئین کی تشکیل میں ایک نمایاں حصہ لیا۔ اور اگرچہ جدید دستور اساسی اہل ملک کی امنگوں کے زاویہ نگاہ سے کامل طور پر اطمینان بخش نہیں تاہم ہمیں اس امر کا ضرور اعتراف ہے۔ کہ یہ آئین اس وسیع ملک کی آئندہ آئینی ترقی کی طرف ایک بہت بڑا قدم ہے۔

اسی اخبار نے دوسرے روز یعنی ۳۱ دسمبر کی اشاعت میں سر موصوف کے ہوڑہ سٹیشن پر استقبال کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:۔

موسم کی خرابی کے باوجود اور باوجود اس بات کے کہ آج صبح ہوڑہ پل آمد و رفت کے لئے بند کر دیا گیا تھا۔ ایک بہت بڑا ہجوم آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ممبر فار کامرس اینڈ ریلویز گورنمنٹ آف انڈیا کے استقبال کے لئے جو آج صبح پنجاب میل سے کلکتہ میں اپنے پہلے سرکاری دورہ پر پہنچے۔ جمع ہو گیا۔ سٹیشن پر آپ کا استقبال کرنے والوں میں سے سر اے ایچ غزنوی۔ آنریبل خان بہادر عزیز الحق منسٹر فار ایجوکیشن بنگال۔ مسٹر سکندر حیات خان بیگم دبیر الدین احمد۔ خان بہادر کے ایم اسد اللہ مسٹر اے ایف۔ ایم۔ عبد العلی بیرسٹر ایٹ لاء ایگزیکٹو

ابی سینیا کے میدانِ جنگ کے دلچسپ حالات

(بذریعہ ہوائی ڈاک)

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

ڈیسی ۷ دسمبر ۱۹۳۵ء۔ حبشہ کے لوگ مسلم و غیر مسلم عیسائی وغیرہ سب ختنہ کراتے ہیں۔ شاید ہی کوئی ایسا آدمی ہو۔ جس نے ختنہ نہ کرایا ہو۔ یہاں یورپین لوگوں کے سوا باقی لوگ اسلامی اعتقادات کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہاں یہ بات مشہور ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ جب کبھی حبشہ پر کوئی قوم حملہ آور ہو۔ تو مسلمانوں کو حبشہ کی مدد کرنی چاہیئے۔

گورنر ڈیسی سے ملاقات کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ یہاں کے رؤسا کے دلوں میں جنگ کی وجہ سے گھبراہٹ پائی جاتی ہے۔ لیکن عوام الناس نہایت سرگرمی سے اطالویوں کا مقابلہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور فتح کی قوی امید رکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جارہے ہیں:

ہز میجسٹی شہنشاہ حبشہ حال ہی میں یہاں تشریف لائے۔ انہوں نے تمام سامانِ حرب کا معاینہ کیا۔ اور بذات خود ہوائی جہاز میں سوار ہو کر میدان جنگ کو جانے والے ہیں۔ ڈیسی میں بوڑھے جوان سب لوگ میدان جنگ کو جانے کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ یہاں ایک سرخ خیمہ نصب کیا گیا ہے۔ جس وقت یہ خیمہ اکھاڑا جائے گا۔ اس وقت تمام لوگ میدان جنگ کو روانہ ہو جائینگے اور ڈیسی جو اس وقت آبادی سے معمور ہے قریباً خالی ہو جائے گا۔ ہز میجسٹی بھی جنگ میں شریک ہونے کے لئے جارہے ہیں۔

یہاں مختلف اخبارات مثلاً Times لنڈن Daily Express لنڈن Associated press نیویارک کے نمائندے آئے ہوئے ہیں۔ بہت سے فوٹو گرافر بھی پہونچے ہوئے ہیں۔ مگر عام طور پر باہر خبریں بھیجنے میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ گورنمنٹ کی طرف سے خبریں ارسال کرنے کی عام اجازت نہیں ہے:

ایک امریکن ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ حبشہ کی ۹۰ فیصدی آبادی مرض آتشک میں مبتلا ہے۔ اکثر لوگوں کو یہ بیماری ورثہ کے طور پر ملتی ہے:

ڈیسی میں گذشتہ بمباری کے نتیجہ میں ۲ صد اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ڈاکٹر صبح و شام مجروحین کی مرہم پٹی میں مصروف ہیں۔ بہت سے مکان جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ غیر ممالک سے اٹلی کی اس بربریت کے خلاف اظہار نفرت و حقارت کی اطلاعات یہاں بذریعہ ریڈیو ٹیلیگرام پہونچ رہی ہیں۔ جلتے ہوئے ہسپتال کا فوٹو بیرونی ممالک کو بھیجا گیا ہے:

چند دن ہوئے شہنشاہ حبشہ نے تمام ڈاکٹروں اور غیر ممالک کے ملٹری افسروں کو جو یہاں آئے ہوئے ہیں دعوت دی جس میں مجھے بھی مدعو کیا گیا:

یہاں اپریل سے بارشیں شروع ہو جائیں گی۔ اور پھر اطالویوں کے لئے جنگ کا جاری رکھنا ناممکن ہو جائے گا۔ کیونکہ ندی نالوں کا عبور کرنا نہایت دشوار ہو جاتا ہے:

میں نے کل دو بہت بڑے بم جو پھٹے نہیں تھے۔ گورنر ڈیسی کے مکان کے پاس پڑے ہوئے دیکھے۔ ان کی لمبائی ایک ایک گز اور قطر ڈیڑھ فٹ تھا:

درخواست برائے اخبار

جماعت احمدیہ بھوا ضلع گجرات ایک بالکل غریب جماعت ہے۔ تبلیغ اور تربیت کی غرض سے وہاں اخبار الفضل کی اشد ضرورت ہے۔ مگر وہاں سب احباب مل کر بھی قیمت ادا کرنے کی توفیق نہیں رکھتے۔ کوئی صاحب استطاعت دوست ان کے نام اخبار جاری کرا کر ثواب دارین حاصل کریں: خاکسار نادر علی مدرس سانتل ضلع گجرات

نظم استقبالیہ

بخدمت آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بار ایٹ لا وزیر تجارت و ریلوے

(از نتیجہ فکر انعام الحق صاحب وجد)

آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے حال میں لکھنؤ تشریف لانے پر ایک اجتماع میں جو آپ کے اعزاز میں کیا گیا یہ نظم پڑھی گئی:

فضا کیوں آج بدلی ہے ہر اک کیوں آج شاداں ہے
مسرت کن ہوا کیوں ہے یہ کیوں سب ساز و ساماں ہے

نظر آتی ہے سرسبزی ہمیں کیوں غیر معمولی
جدھر دیکھو زمانے میں گلستاں ہی گلستاں ہے

جدھر دیکھو خوش آہنگی ہے قانونِ مسرت کی
یہ کیسی عیش و عشرت ہے یہ کیسا ساز و ساماں ہے

ہے کیا وجہِ مسرت اس کا باعث کچھ نہیں کھلتا
مسرت کی مسرت پر مسرت آج حیراں ہے

ہے قسمت لکھنؤ کی آج کیوں بامِ ترقی پر
کہ جس سے ذرہ ذرہ یاں کا اک لعلِ بدخشاں ہے

یہ آخر کس لئے ہے اس قدر جنت بدامانی
کہ اتنا بھائی طلحہ کا مکاں رشکِ گلستاں ہے

میں اب سمجھا یہاں آمد ہے ایسی ذات والا کی
کہ جس کی شانِ ارفع باعثِ صد فخر انساں ہے

وہ آمد کس کی آمد جس کو ظفر اللہ کہتے ہیں!
ظفر اللہ نے دی ہے انہیں جو شانِ شایاں ہے

وہ دیکھو آ گئے منظور کر لی چائے کی دعوت
خوشا قسمت کہ بختِ تیرہ اپنا آج تاباں ہے

انہی کے خلق کا ہے اک زمانہ آج گرویدہ
انہی کی شفقتوں سے ہر مسلماں زیرِ احساں ہے

شرافت میں نجابت میں مروت میں محبت میں
ہر اک ادنےٰ سے اعلےٰ تک زمانے میں ثنا خواں ہے

انہی کے دل میں مضمر رازِ بہبودیٔ انسانی
انہی سے دردمندانِ جہاں کی مشکل آساں ہے

انہی کے دم سے رائج ہو رہا ہے جوشِ ہمدردی
انہی کی ذات سے ملکی ترقی کا بھی امکاں ہے

یہی افراد ہیں ہندوستاں کے ناز کا باعث
انہی جیسوں سے پھولوں سے یہ رنگ و بوئے بستاں ہے

خلوص و صدقِ دل سے ہے دعا یہ وجدِ عاجز کی
پھلیں پھولیں بڑھیں ہر جا خدا ان کا نگہباں ہے

ترقی روز افزوں ہو منسٹر سے گورنر ہو
ظفر ہر جا ہو ظفر اللہ کی یہ دل کا ارماں ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزہ شق القمر کا ذکر

مالابار کے ایک قدیم ہندو راجہ کی سرکاری دستاویزات میں

ڈاکٹر ایس۔ کے دتا کا ایک مضمون کلکتہ کے اخبار فارورڈ نے "مالابار میں اسلام کیونکر پھیلا" کے عنوان سے شائع کیا۔ اور اس کا ترجمہ ۵ جنوری کے اخبار "الامان دہلی" میں شائع ہوا ہے۔ چونکہ اس سے دنیائے اسلام سے تعلق رکھنے والے ایک اہم واقعہ کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس لئے ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے۔ کہ مالابار میں اسلام کے عروج سے قبل یہودیوں اور عیسائیوں کی ایک جماعت سمندر کے راستے سے پہونچ کر تاجروں کی حیثیت سے آباد ہوگئی تھی۔ پھر آگے چل کر لکھا ہے کہ تیسری صدی ہجری میں مسلمانوں کا ایک قافلہ عربستان سے بدیں غرض آیا۔ کہ لنکا میں آدم کے قدم کے نشان دیکھے۔ مگر جس جہاز پر وہ سوار تھے۔ اس کو تیز ہواؤں نے ساحل مالابار کی طرف بڑھا دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کا یہ قافلہ کری گلور میں جا پہونچا۔

اس ملک کا والی زمورن ایک دانشمند اور نیک عمل فرمانروا تھا۔ اس کی مسلمانوں سے ملاقات ہوئی۔ اور اس نے ان کا پرتپاک طریق پر خیر مقدم کرتے ہوئے مختلف مسائل پر ان سے تبادلۂ خیالات کیا۔ یہاں تک کہ ان سے ان کا مذہب دریافت کیا۔ اور اُسے معلوم ہوا۔ کہ یہ مسلمان ہیں مالابار کے یہودی اور عیسائی اور ہندو زمورن کے سامنے ہمیشہ اسلام کی مذمت کیا کرتے تھے۔ مگر ان مسلمانوں سے زمورن کو معلوم ہوا۔ کہ ان کا مذہب دور دور تک پھیلا ہوا ہے۔ اور عرب۔ ترکی اور ایران پر چھایا ہوا ہے۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس سے قبل زمورن کی کسی مسلمان سے ملاقات نہیں ہوئی تھی لہذا اس نے ان مسلمانوں سے درخواست کی۔ کہ اپنے پیغمبر اور ان کے معجزانہ کارناموں کی کیفیت روئداد سناؤ۔ ان مسلمانوں میں ایک شخص نہایت فاضل تھا۔ اس نے معجزات بیان کئے۔ جن کو سنکر زمورن کے دل میں عجیب سرور پیدا ہوا۔ اور ان کے سینے میں پیغمبر اسلام کے احترام کا دریا موجیں مارنے لگا۔

جس وقت زمورن نے معجزہ شق القمر کی روئداد سنی تھی۔ اس نے مسلمانوں سے کہا تھا۔ کہ اے اجنبیو! یہ تو واقعۃً ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ اور اگر یہ حقیقی چیز ہے۔ تو دور اور قریب کے سب ہی لوگوں کی نظروں سے گذری ہوگی۔ ہمارے ملک کا دستور ہے۔ کہ جب کوئی غیر معمولی چیز ظہور پذیر ہوتی ہے۔ تو اس کو بصورت تحریر محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ لہذا میں تمہاری صداقت کا امتحان لوں گا۔ اور پرانی تحریرات دکھواؤنگا۔" چنانچہ زمورن نے شاہی دفتر خانہ کے محافظ کو طلب کیا اور کہا۔ کہ پرانے کاغذات کو دیکھکر ان مسلمانوں کے بیان کی تصدیق یا تردید کرو۔ شاہی محافظ دفتر نے بتایا۔ کہ فلاں زمانہ میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے۔ اور وہ دونوں ٹکڑے بعد کو پھر جڑ گئے تھے۔

پس سنکر زمورن پر اسلام کی صداقت کا اس قدر اثر ہوا۔ کہ اس نے کلمہ پڑھا۔ اور نہایت پکا مسلمان ہوگیا۔ لیکن اس کی راہ میں ایک دشواری حائل تھی۔ جو یہ تھی۔ کہ اپنے قبول اسلام کے معاملہ میں اس کو اپنے ملک کے امراء خواص کا خوف تھا۔ لہذا اس نے اپنے قبول اسلام کو صیغہ راز میں رکھا۔ اور مسلمانوں سے بھی وعدہ لے لیا۔ کہ اس راز کو فاش نہ کرنا۔ اس کے بعد زمورن نے مسلمانوں کو تحفے تحائف دے کر لنکا جانے کی اجازت دی۔ جب مسلمانوں کا قافلہ لنکا کی سیاحت سے واپس آیا۔ تو زمورن انکے ساتھ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کا سفر کرنے کا عزم کر چکا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے مسلمان دوستوں کو روپیہ دیا۔ کہ جہاز تیار کرو۔ اور سامان سفر خاطر کثیر مقدار میں میٹھا پانی جہاز پر لے چلنے کا انتظام کرو اس کے بعد زمورن نے اپنے عزیزوں اور دوستوں کو جمع کیا۔ اور کہا۔ کچھ دنوں سے میں خدا کی قدرت کے عجائبات پر غور کر رہا ہوں۔

اور اب میرے دل میں بس ایک آرزو سمائی ہوئی ہے۔ کہ دن رات اس کی عبادت کروں۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ میں گوشہ گیر ہو جاؤں۔ البتہ میں انتظامی امور سے متعلق کچھ قواعد وضوابط بنا دونگا تاکہ میرے گیان دھیان میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ تمام دوستوں اور سرداروں نے جو اس موقعہ پر جمع تھے۔ قسم کھائی۔ کہ ہم آپ کے حکم و ہدایت سے سرتابی نہ کرینگے۔

آگے چلکر ڈاکٹر دتا نے لکھا ہے۔ کہ زمورن سفر حج پر روانہ ہوا۔ لیکن شحر پہونچکر سخت علیل ہوگیا۔ اس علالت کی حالت میں اس نے مسلمانوں سے کہا۔ کہ میری ایک ہی آرزو ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ مالابار میں اسلام پھیلے۔ لہذا آپ لوگ اور مسلمانوں کو لیکر وہاں جائیں۔ اور تاجروں کی حیثیت سے وہاں آباد ہوں۔ اس کے مسلمان دوست اس پر راضی ہو گئے۔ لہذا زمورن نے اپنے ملک کے امراء و اعیان کے نام ایک فرمان لکھکر دیا۔ جس میں لکھا۔ کہ یہ خدا دوست مسلمان ہیں۔ ان سے کوئی ایذاء نہیں پہونچ سکتی۔ ان کو پناہ دی جائے۔ اور عزت کے ساتھ ان کی آؤ بھگت کی جائے۔ تاکہ یہ مالابار میں آباد ہونے پر راضی ہو جائیں۔ چنانچہ مسلمان مالابار پہونچے۔ اور یہودیوں اور عیسائیوں کی پیدا کردہ مشکلات کے باوجود مالابار میں اسلام پھیلا۔ اور اسکا بول بالا ہوا۔

ضلع انبالہ کے انصاف پسند سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس

پچھلے دنوں چند شرارتی مسلمانوں کے ایماء سے احرار کے اخبار مجاہد نے ایک مضمون شائع کیا تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ انبالہ شہر میں آجکل سردار پریتم سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس مسلمان ملازمان پولیس پر زیادتی کر رہے ہیں۔ اور ایک مسلمان دیوبندی کنسٹیبل پولیس کا ذکر کیا تھا۔ کہ اس کی داڑھی جبرًا منڈوائی گئی۔

میں اس دیوبندی کنسٹیبل سے اچھی طرح سے واقف ہوں۔ وہ کبھی داڑھی رکھ لیتا ہے۔ اور کبھی منڈوا دیتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب موصوف نے کبھی کسی مسلمان کو جبرًا داڑھی منڈوانے کے لئے نہیں کہا۔ اور نہ کوئی اور ایسی بات پائی جاتی ہے۔ جس پر مسلمانوں کے لئے شکایت کا موقع ہو۔ بلکہ جب سے سردار صاحب نے ضلع انبالہ کا چارج لیا ہے۔ پولیس میں نمایاں تغیر ہو گیا ہے۔ سردار صاحب موصوف نہایت انصاف پسند اور رحمدل افسر ہیں۔ اور میں تو یہاں تک کہنے کے لئے تیار ہوں کہ صاحب بہادر مسلمانوں سے از حد ہمدردی رکھتے ہیں۔ اور انصاف سے کام لے رہے ہیں۔ پہلے ضلع کی پولیس کی حالت نہایت بدتر ہو رہی تھی۔ بے وسیلہ ملازمین کو کوئی نہ پوچھتا تھا۔ ترقی کا میدان صرف ان ملازمین کے لئے کھلا تھا۔ جن کے رشتہ داران اس محکمہ میں تھے۔ اب چونکہ صاحب بہادر انصاف سے کام لینے لگ گئے ہیں۔ اس لئے شرارتی اور خود غرض لوگ چیخ اٹھے ہیں۔ کیونکہ اب ان کی چل نہیں سکتی۔

اب رہی بات پبلک کی۔ میرے خیال میں پبلک ضلع انبالہ بھی صاحب بہادر موصوف سے نہایت خوش ہے۔ سردار صاحب موصوف ہر ایک شخص سے نہایت رحمدلی سے پیش آتے ہیں۔ اور اشتہارات شائع کرا دیئے ہیں۔ کہ اگر کسی کو کسی ملازم پولیس کے متعلق شکایت ہو۔ تو وہ براہ راست ہر وقت انکے روبرو پیش ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں وہ خود غرض اور لالچی پولیس افسر اور ملازمین جو پبلک کا ناحق خون پینے کے عادی ہیں۔ کب خوش رہ سکتے تھے۔

ملازمین پولیس کا پروپیگنڈا کرتا یا کرانا جیسا کہ اخبار مجاہد سے ظاہر ہے۔ محض لغو اور بے بنیاد ہے۔ سال ۱۹۳۵ء کی آخری ششماہی میں جو کنسٹیبل برائے ٹریننگ لوئر کلاس قلعہ پھلور میں بھیجے گئے ہیں۔ ان میں دو مسلمان تھے اور ایک ہندو۔

غرض صاحب بہادر میں تعصب کا مادہ نہیں۔ نہایت انصاف اور رحمدلی سے کام لے رہے ہیں۔ ایکے پھر انتخاب میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ (نامہ نگار)

ضرورت

(۱)۔ ایک ایسے ہوشیار اور چست نوجوان کی ضرورت ہے۔ جو موٹر کے ٹائر ٹیوب کے دلکنائزنگ (مرمت بذریعہ مشین) کا کام بخوبی جانتا ہو۔ (۲) ایک ایسے دوست کی ضرورت ہے۔ جو کہ دندان سازی کا کام جانتا ہو۔ ان دونوں کی یو۔پی کے علاقہ میں ضرورت ہے۔ خواہشمند بہت جلد عہدیداران جماعت کی تصدیق سے درخواستیں دفتر نظارت امور عامہ میں ارسال فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

”اُونٹ مارکہ“ جرابیں بذریعہ ڈاک طلب کریں!

چونکہ اس وقت تک تمام شہروں میں ایجنسیاں قائم نہیں کی جا سکیں۔ جس کی وجہ سے اکثر احباب کو اپنے کارخانہ کی جرابیں خریدنے میں دقت محسوس ہو رہی ہے۔ اور اس کے متعلق دفتر میں پیہم استفسارات موصول ہو رہے ہیں۔ لہٰذا احباب کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جس جگہ ہماری جرابیں دستیاب نہ ہوتی ہوں۔ وہاں کے دوست کارخانہ سے براہ راست طلب فرمائیں ایسے آرڈر جن کی مالیت کم از کم آٹھ روپیہ کی ہوگی۔ کارخانہ بذریعہ وی پی تعمیل کرے گا۔ خرچ ڈاک آپ کے ذمہ نہیں ہوگا۔ اس طرح سے اصل نرخ پر آپ کو اپنے گھر میں جرابیں مل سکیں گی۔ دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور فوراً حسب ضرورت آرڈر بھجوا دیں قیمتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۳ر، ۴ر، ۵ر، ۶ر فی جوڑہ سادہ ٹسر۔ ۱۲ر فی جوڑہ سادہ اون۔ ۷ر فی جوڑہ فینسی ٹسر۔

یہ قیمتیں ۹½ سائز سے لے کر ۱۱ سائز تک کی ہیں۔ چھوٹے ناپ کی جرابیں اس سے کم قیمت میں ملتی ہیں۔ مفصل نرخ نامہ آج ہی کمپنی سے طلب فرمائیں۔

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

کتاب گھر کا رعایتی اعلان

صرف ۲۰ر جنوری سنہ ۳۶ء تک

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں

قرآن مجید مترجم بطرز آسان
تقطیع کلاں
اصل قیمت چار روپیہ رعایتی تین روپے تین عدد کے خریدار سے آٹھ روپے

درس القرآن
از حضرت خلیفہ اول رضؓ
اصل قیمت تین روپے رعایتی ۲ر۔ تھوڑی تعداد باقی ہے۔

حمائل شریف معرا
بطرز آسان
اصل قیمت ایک روپیہ
رعایتی ۸ر

حمائل شریف معرا
تقطیع خورد
اصل قیمت ۱۲ر رعایتی ۵ر ایک روپیہ کی چار عدد۔

حمائل شریف معرا عکسی مصری
مجلد مراکو
نہایت کم وزن اور کم سائز اصل قیمت عہ۔ رعایتی عمر

تفسیر خزینۃ العرفان
از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
از ۷ پارہ تا ۲۶ پارہ اصل قیمت عہ رعایتی ہے۔

نئی کتب میں بھی خاص رعایت

مفتاح القرآن
مکمل اور جامع۔ ہر لفظ کا حوالہ۔ آیت۔ سورۃ پارہ اور جملہ آیت اصل قیمت چار روپیہ۔ رعایتی تین روپے۔

سیرت المہدی حصہ اول
مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے
اصل قیمت عہ۔ رعایتی ۱۴ر
مجلد عہ

فتاویٰ مسیح موعود علیہ السلام
اصل قیمت ایک روپیہ۔ رعایتی ۱۲ر
مجلد عہ

بستان احمدؑ
معہ پانچ عدد فوٹو۔ حضرت مسیح موعود اور خاندان نبوت کی تمام نظموں کا مجموعہ مجلد اصل عہ
رعایتی ۱۲ر

کتاب گھر قادیان

قادیان اور اس کے گرد و نواح میں زمین خریدنے والوں کیلئے ایک ضروری اعلان

بعض اصحاب قادیان میں ہمارے مزارعان موروثی یعنی دخیلکاروں کے ساتھ انکی زیر قبضہ زمین کے متعلق بیع و رہن کی گفتگو شروع کر دیتے ہیں ، یا ہمارے پاس اجازت کیلئے آتے ہیں ۔ ایسے جملہ اصحاب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دخیلکاران اپنی زیر قبضہ زمین کے مالک نہیں ہیں ۔ بلکہ محض مزارعان موروثی ہیں جنہیں اپنی زمین کے رہن رکھنے یا بیع کرنے یا زراعت کے سوا کسی اور استعمال میں لانیکا قطعًا کوئی حق حاصل نہیں ہے ۔ پس آئندہ کوئی صاحب ہمارے دخیلکاروں کیساتھ بیع و رہن وغیرہ کی گفتگو کر کے اپنا نقصان نہ کریں ۔ باقی رہا یہ امر کہ مالکان اراضی کی پیشگی اور تحریری اجازت کیساتھ اراضی دخیلکاری حاصل کیجائے سو گو قانونًا ایسا ہونا ممکن ہے لیکن چونکہ اس سے مالکان کے حقوق پر وسیع اثر پڑتا ہے اور اور بھی کئی قسم کی مشکلات اور ناگوار حالات کے پیدا ہونیکا احتمال ہوتا ہے ۔ اسلئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے ۔ کہ اس قسم کی اجازت نہیں دیجائیگی ۔ لہٰذا احباب کو چاہئے کہ ایسی اجازت کے حاصل کرنے کے درپے نہ ہوں ؛

علاوہ ازیں قادیان کے گرد و نواح میں تین گاؤں ایسے ہیں جہاں کے باشندگان اپنی اراضیات کے کامل مالک نہیں ہیں بلکہ صرف حقوق ملکیت ادنیٰ رکھتے ہیں اور ملکیت اعلیٰ کے حقوق ہمارے خاندان کو حاصل ہیں ۔ یہ دیہات ننگل باغبانان اور بھینی بانگر اور کھارا ہیں ۔ احباب کو چاہئے ۔ کہ ان دیہات میں بھی کوئی سودا بغیر مالکان اعلیٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت حاصل کرنے کے نہ کریں یہ پابندی ان دیہات کے قدیم اور اصل باشندگان کے سوا باقی سب اصحاب پر عائد ہوگی ۔ خواہ وہ اس سے قبل ان دیہات میں کوئی اراضی حاصل کر چکے ہوں یا آئندہ کریں ؛

خلاصہ یہ کہ قادیان کی اراضی دخیلکاری کی خرید وغیرہ بہر صورت ممنوع ہے ۔ اور کسی صورت میں اس کی اجازت نہیں دیجاسکتی ۔ اور ننگل اور بھینی اور کھارا کی اراضیات ملکیت ادنیٰ کی خرید وغیرہ ہو سکتی ہے ۔ مگر اس کے لئے مالکان اعلیٰ کی پیشگی اور تحریری اجازت ضروری ہوگی ۔ امید ہے کہ اس واضح اعلان کے بعد کوئی صاحب اس اعلان کیخلاف قدم اُٹھا کر اپنے نقصان اور ہماری پریشانی کا باعث نہیں بنیں گے ؛ فقط والسلام

خاکسار :۔ مرزا بشیر احمد ۔ ایم ۔ اے ۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

رنگون ۷ دسمبر۔ آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کلکتہ سے کارگولا جہاز پر کل رنگون پہنچے۔ انڈین استقبالیہ کمیٹی نے خان بہادر احمد چنڈ و ایم ایل سی اور مسٹر ایس دین حاجی کی قیادت میں جہاز پر آپ کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ برما انڈین چیمبر آف کامرس نے ہندوستان اور برما کی علیحدگی کی صورت میں دونوں ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات کے سوال پر سر ممدوح سے تبادلہ خیالات کیا۔ آپ شام کو ایجنٹ آف برما ریلویز کی معیت میں سپیشل ٹرین میں رنگون سے روانہ ہو گئے۔ برما کا دورہ کرنے کے بعد آپ ۱۴ جنوری کو رنگون واپس تشریف لے آئیں گے۔ جہاں انڈین کمیونٹی کی طرف سے آپ کے اعزاز میں گارڈن پارٹی دی جائے گی ۱۸ جنوری کو آپ عازم کلکتہ ہونگے۔ دہلی جانے سے پیشتر آپ ہندوستان کے دوسرے متعدد مقامات کا جن میں ٹاٹا نگر۔ الہ آباد اور کانپور بھی شامل ہیں دورہ فرمائیں گے۔

لنڈن ۷ جنوری۔ اتوار کی شام کو برطانیہ کے جنوب مغربی ساحل پر سخت طوفان باد آیا۔ جہازوں کو سخت نقصان پہنچا۔ موجوں کی زد میں آ کر ایک جہاز کے تین اشخاص ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

عدیس آبابا ۷ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ گذشتہ ہفتہ شمالی محاذ پر اطالوی ہوائی جہازوں نے اوپر سے اشتہارات پھینکے۔ جن میں شہنشاہ حبشہ پر معزول شدہ سابق شاہ حبشہ کو قتل کرنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ معزول شدہ شاہ حبشہ گذشتہ نومبر بعارضہ فالج مر گیا تھا۔ ان اشتہاروں میں حبشیوں کو شہنشاہ حبشہ کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اطالوی اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔

لاہور ۷ جنوری۔ کل صبح ڈاکٹر اے سی وولنر وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کچھ عرصہ بعارضہ نمونیا و تپ محرقہ بیمار رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ مقامی سکولوں اور کالجوں میں انتقال کی خبر پہنچنے پر چھٹی کر دی گئی۔

کراچی ۷ جنوری۔ ہز ہائی نس آغا خان کی سنہری جوبلی منانے کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ آغا خان جوبلی تقریب کی آل انڈیا کانفرنس کمیٹی کی طرف سے مسٹر رمضان علی کو ملک کا دورہ کر کے چندہ فراہم کرنے اور تقاریب کا انتظام کرنے کا کام سپرد کیا گیا ہے۔

امرتسر ۷ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے چونکہ لاہور کی میونسپل حدود میں مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مجلس اتحاد ملت کی کانفرنس کے انعقاد کی ممانعت کر دی ہے۔ اس لئے مجلس اتحاد ملت کے بعض لوگ امرتسر میں کانفرنس منعقد کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔

کراچی ۷ جنوری۔ ایک مقامی اخبار کے نامہ نگار نے برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ چمن (بلوچستان) میں زلزلہ آیا۔ جس سے عمارتیں گر گئیں۔ لیکن نقصان جان نہیں ہوا۔ لوگ میدانوں میں ڈیرے ڈالے پڑے ہیں۔

لاہور ۷ جنوری۔ آج انہدام مزار کا کو شاہ کے سلسلہ میں تارا سنگھ اور دیگر سولہ اکالیوں کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۲۹۵، ۲۹۲ تعزیرات ہند کی سماعت مسٹر ٹیل مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ہوئی۔ ایک گواہ صفائی نے بیان دیا۔ کہ شہید گنج میں پیر صاحب کی قبر تھی۔ جسے سکھوں نے مسمار کر دیا۔ چند اور گواہان صفائی کی شہادتیں قلمبند کرنے کے بعد مقدمہ اگلے دن پر ملتوی ہوا۔

امرتسر ۷ جنوری۔ آسٹریلیا اور جنوبی پنجاب کی کرکٹ ٹیموں کے میچ میں جو آج صبح ختم ہوا۔ آسٹریلیا والوں نے مخالف ٹیم پر ایک اننگز اور ۶۲ رنز سے فتح پائی۔

لاہور ۷ جنوری۔ راجہ غضنفر علی خاں رکن کونسل آف سٹیٹ کی زیر قیادت شیعہ وفد نے فنانس ممبر گورنمنٹ پنجاب سے ملاقات کی۔ اور بعض مقامات پر مذہبی رسوم کی پابندیوں کے خلاف بعض افسروں کے رویہ کی شکایت کی۔ یہ وفد گورنر پنجاب سے بھی ملاقات کرے گا۔

امرتسر ۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے اب کرپان مورچہ کے سلسلہ میں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے ممبروں پر مشتمل جتھے نکلا کریں گے۔ کمیٹی کی مجلس عاملہ کا ایک ممبر اس کی قیادت کیا کرے گا۔ جتھے کرپانیں لگا کر عام طور پر لاہور کے کسی گوردوارہ سے ہی نکلا کریں گے۔

لنڈن ۷ جنوری۔ مصریوں کے مطالبہ آزادی اور متحدہ محاذ کی طرف سے ۱۹۳۰ء کے معاہدہ کی تجدید پر آمادگی کے اظہار سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ اس پر غور کر رہے ہیں حکومت برطانیہ ہائی کمشنر سے گفت و شنید کر رہی ہے اور ہائی کمشنر نسیم پاشا کو تمام امور سے مطلع رکھتا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ ہائی کمشنر مصر کی موجودہ حالات کے متعلق ایک مفصل رپورٹ حکومت برطانیہ کو بھیجے گا۔

کلکتہ ۷ جنوری۔ بنگال گورنمنٹ کی نظم و نسق کی رپورٹ کے متعلق جس میں پنڈت جواہر لال نہرو پر الزام لگایا گیا تھا۔ گورنمنٹ مذکور کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ رپورٹ کے مرتب نے غلط فہمی کی بناء پر پنڈت جواہر لال نہرو کے خلاف ایسا نتیجہ اخذ کیا ہے۔ گورنمنٹ تسلیم کرتی ہے۔ کہ بیان حقیقت سے تجاوز کر گیا ہے۔ اور اس کا اُسے افسوس ہے۔

ڈربیرا ۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے اطالوی ہوائی جہازوں نے ان قبائل پر جو انگریزوں کے زیر سایہ رہتے ہیں۔ حبشیوں کی چوکی سمجھتے ہوئے بم برسائے۔ جن سے انہیں کافی نقصان پہنچا۔

عدیس آبابا ۷ جنوری۔ حکومت حبشہ نے ایک امریکن ماہر جنگ کو فوجی مشیر مقرر کیا ہے وہ کل رات یہاں پہنچ گیا۔ اس کے نام کے متعلق ابھی تک اعلان نہیں کیا گیا۔

برسلز ۷ جنوری۔ جنگ حبشہ کے آغاز سے بیلجیم سے حبشہ کو سامان جنگ کی برآمد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ جو اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف ماہ نومبر ۱۹۳۵ء کو ۱۵½ ہزار پونڈ کا سامان جنگ بھیجا گیا۔

ڈیسی ۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے اطالوی فوجیں شمالی محاذ میں جنگ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ اس علاقہ میں طیارے پرواز کر رہے ہیں اور متعدد مقامات پر بمباری کی گئی۔ متعدد مقامات پر گیس کا استعمال کیا گیا۔ جس سے بہت سے لوگ ہلاک ہوئے۔

اسمارہ ۷ جنوری۔ ٹمبین کے کوہستانی علاقہ میں حبشیوں اور اطالویوں کے درمیان دست بدست جنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ اس ہفتہ اطالوی افواج کے ۸۰۰ فوجی افسر ۵ سو اطالوی سپاہی اور تین سو اریٹرین سپاہی ہلاک ہوئے۔ حبشی ہلاک شدگان کی تعداد سولہ سو کے قریب ہے۔ اطالوی لشکر نے جو سڑک تعمیر کی تھی۔ اس پر حبشیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ کوہستانی علاقہ میں اطالوی مورچے قائم کر رہے تھے۔ کہ حبشیوں نے اچانک حملہ کر دیا۔ لیکن طیاروں نے بمباری کر کے اس لشکر کو منتشر کر دیا۔

لنڈن ۷ جنوری۔ برطانوی سفیر مقیم عدیس آبابا نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ اٹلی نے شفاخانوں اور طبی جماعتوں پر بمباری کی۔

کوچین ۷ جنوری۔ ڈاکٹر امبیدکار نے آل کریلا یوتھ لیگ کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے اچھوتوں کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ زندگی چاہتے ہیں۔ تو ہندو مذہب کو چھوڑ دیں۔

کلکتہ ۷ جنوری۔ کلکتہ خلافت کانفرنس کے اجلاس میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک میں اس پالیسی پر جو فلسطین کے معاملہ میں حکومت برطانیہ اور لیگ آف نیشنز نے اختیار کر رکھی ہے عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا دوسری قرارداد میں تمام ملازمتوں میں مسلمانوں کو پچیس فی صدی حصہ دینے پر زور دیا گیا۔ ایک اور قرارداد میں پنجاب کے مسلمانوں کو یقین دلایا گیا۔ کہ مسجد شہید گنج کی واگذاری کے سلسلہ میں کلکتہ کے مسلمانوں کی طرف سے ہر ممکن امداد دی جائے گی۔

پیرس ۷ جنوری۔ فرانس کا دریائے سین بہت چڑھ گیا ہے پیرس کو سیلاب سے بھاری خطرہ ہے۔ شہر کو بچانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

بہاولپور ۷ جنوری۔ بہاولپور کے ایک ہندو مسمی انندورما کی جس پر نواب بھوپال اور ان کی گورنمنٹ کے خلاف سازش کرنے کا شبہ تھا۔ خانہ تلاشی لی گئی۔ تلاشی کے دوران میں اس کے ہاں بعض کاغذات برآمد ہوئے جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ نواب صاحب اور ان کی گورنمنٹ کے خلاف ایک سازش کا وجود موجود ہے۔ لہذا اس شخص کو محبوس کر دیا گیا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی